

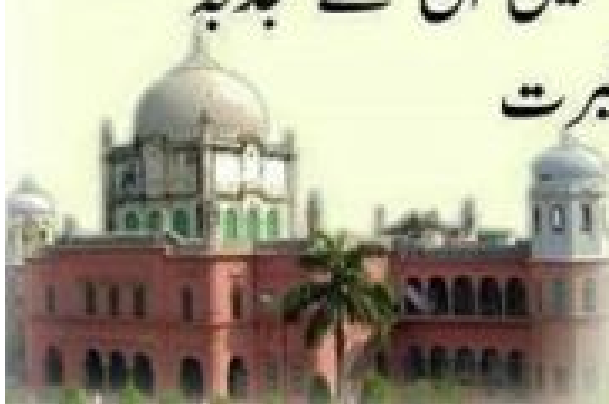
علامہ اقبالؒ اور علماء اہل سنت دیوبند کی انگریز دشمنی

علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں کہ:

ارباب دیوبند ہوں یا علماء کی کوئی اور جماعت، میرے دل میں ان کے جذبہ "آزادی، ان کی انگریز دشمنی اور دین کیلئے غیرت و حمیت کی بڑی قدر ہے"۔

(اقبال کے حضور: ص: 291)

www.facebook.com/LashkarDeoband



قلنداعظم محمد علی جناح اور علماء کرام کی جدوجہد



قلنداعظم محمد علی جناح صاحب نے علمائے اہل سنت دیوبند کی تحریک پاکستان کے لئے شدید جدوجہد کو دیکھ کر ہی:

شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ سے مغربی پاکستان میں جھنڈا لہرایا۔

شیخ الاسلام حضرت علامہ ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ سے مشرقی پاکستان میں جھنڈا لہرایا۔ (تحریک پاکستان، آٹھویں کے اردو کا سلیبس اور سرحد اور سلہٹ کے ریفرنڈم میں شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی اور شیخ الاسلام حضرت علامہ ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی کوششوں سے خوش ہو کر ہی قلنداعظم اور لیاقت علی خان نے دونوں علمائے اہلسنت کو مبارک باد دی۔

تحریک آزادی میں مسلم لیگ کے جلسوں میں اشرف علی تھانوی کے خلیفہ ظفر احمد عثمانی کا دھوم دھام سے جلوس نکالا جاتا اس کے پیچھے نماز پڑھی جاتی اس کے موزے دھودھو کر پئے جاتے (بریلوی رسالہ جام نور دہلی کا محدث اعظم نمبر ص 104) بریلویوں مولویوں کا کھلا اقرار اس حوالے کے بعد بھی علماء دیوبند کو تحریک پاکستان کا مخالف کہنے والے رضا خانی ڈوب مریں بشکر یہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی حفظہ اللہ



آزادی مبارک



علماء دیوبند اور تحریک پاکستان

"اس پرچم کے سائے تلے ہم ایک ہیں"



کچھ تاریخی حقائق

سبز شہابی پرچم

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے پاکستان کا پتلا پرچم لہرایا!

..... قائد اعظم ایک ہا کمال ہستی ہونے کے سبب دیانت دار تھے۔ لہذا انہوں نے جاتاہل
اعتراف کر لیا کہ پاکستان کا پہلا پرچم لہرانے کے حق دار شیخ الاسلامؒ ہیں۔ چنانچہ مولانا شبیر احمد
عثمانیؒ نے تلاوت اور مختصر تقریر کے بعد آزاد پاکستان کا پہلا پرچم لہرایا تو پاکستان کی مسلح افواج
نے اس کو سلامی دی۔ (الانصار، 17/1/1948ء، ص 594، 595، 596، 597، 598، 599، 600، 601، 602، 603، 604، 605، 606، 607، 608، 609، 610، 611، 612، 613، 614، 615، 616، 617، 618، 619، 620، 621، 622، 623، 624، 625، 626، 627، 628، 629، 630، 631، 632، 633، 634، 635، 636، 637، 638، 639، 640، 641، 642، 643، 644، 645، 646، 647، 648، 649، 650، 651، 652، 653، 654، 655، 656، 657، 658، 659، 660، 661، 662، 663، 664، 665، 666، 667، 668، 669، 670، 671، 672، 673، 674، 675، 676، 677، 678، 679، 680، 681، 682، 683، 684، 685، 686، 687، 688، 689، 690، 691، 692، 693، 694، 695، 696، 697، 698، 699، 700، 701، 702، 703، 704، 705، 706، 707، 708، 709، 710، 711، 712، 713، 714، 715، 716، 717، 718، 719، 720، 721، 722، 723، 724، 725، 726، 727، 728، 729، 730، 731، 732، 733، 734، 735، 736، 737، 738، 739، 740، 741، 742، 743، 744، 745، 746، 747، 748، 749، 750، 751، 752، 753، 754، 755، 756، 757، 758، 759، 760، 761، 762، 763، 764، 765، 766، 767، 768، 769، 770، 771، 772، 773، 774، 775، 776، 777، 778، 779، 780، 781، 782، 783، 784، 785، 786، 787، 788، 789، 790، 791، 792، 793، 794، 795، 796، 797، 798، 799، 800، 801، 802، 803، 804، 805، 806، 807، 808، 809، 810، 811، 812، 813، 814، 815، 816، 817، 818، 819، 820، 821، 822، 823، 824، 825، 826، 827، 828، 829، 830، 831، 832، 833، 834، 835، 836، 837، 838، 839، 840، 841، 842، 843، 844، 845، 846، 847، 848، 849، 850، 851، 852، 853، 854، 855، 856، 857، 858، 859، 860، 861، 862، 863، 864، 865، 866، 867، 868، 869، 870، 871، 872، 873، 874، 875، 876، 877، 878، 879، 880، 881، 882، 883، 884، 885، 886، 887، 888، 889، 890، 891، 892، 893، 894، 895، 896، 897، 898، 899، 900، 901، 902، 903، 904، 905، 906، 907، 908، 909، 910، 911، 912، 913، 914، 915، 916، 917، 918، 919، 920، 921، 922، 923، 924، 925، 926، 927، 928، 929، 930، 931، 932، 933، 934، 935، 936، 937، 938، 939، 940، 941، 942، 943، 944، 945، 946، 947، 948، 949، 950، 951، 952، 953، 954، 955، 956، 957، 958، 959، 960، 961، 962، 963، 964، 965، 966، 967، 968، 969، 970، 971، 972، 973، 974، 975، 976، 977، 978، 979، 980، 981، 982، 983، 984، 985، 986، 987، 988، 989، 990، 991، 992، 993، 994، 995، 996، 997، 998، 999، 1000)



(الانصار، 17/1/1948ء، ص 594، 595، 596، 597، 598، 599، 600، 601، 602، 603، 604، 605، 606، 607، 608، 609، 610، 611، 612، 613، 614، 615، 616، 617، 618، 619، 620، 621، 622، 623، 624، 625، 626، 627، 628، 629، 630، 631، 632، 633، 634، 635، 636، 637، 638، 639، 640، 641، 642، 643، 644، 645، 646، 647، 648، 649، 650، 651، 652، 653، 654، 655، 656، 657، 658، 659، 660، 661، 662، 663، 664، 665، 666، 667، 668، 669، 670، 671، 672، 673، 674، 675، 676، 677، 678، 679، 680، 681، 682، 683، 684، 685، 686، 687، 688، 689، 690، 691، 692، 693، 694، 695، 696، 697، 698، 699، 700، 701، 702، 703، 704، 705، 706، 707، 708، 709، 710، 711، 712، 713، 714، 715، 716، 717، 718، 719، 720، 721، 722، 723، 724، 725، 726، 727، 728، 729، 730، 731، 732، 733، 734، 735، 736، 737، 738، 739، 740، 741، 742، 743، 744، 745، 746، 747، 748، 749، 750، 751، 752، 753، 754، 755، 756، 757، 758، 759، 760، 761، 762، 763، 764، 765، 766، 767، 768، 769، 770، 771، 772، 773، 774، 775، 776، 777، 778، 779، 780، 781، 782، 783، 784، 785، 786، 787، 788، 789، 790، 791، 792، 793، 794، 795، 796، 797، 798، 799، 800، 801، 802، 803، 804، 805، 806، 807، 808، 809، 810، 811، 812، 813، 814، 815، 816، 817، 818، 819، 820، 821، 822، 823، 824، 825، 826، 827، 828، 829، 830، 831، 832، 833، 834، 835، 836، 837، 838، 839، 840، 841، 842، 843، 844، 845، 846، 847، 848، 849، 850، 851، 852، 853، 854، 855، 856، 857، 858، 859، 860، 861، 862، 863، 864، 865، 866، 867، 868، 869، 870، 871، 872، 873، 874، 875، 876، 877، 878، 879، 880، 881، 882، 883، 884، 885، 886، 887، 888، 889، 890، 891، 892، 893، 894، 895، 896، 897، 898، 899، 900، 901، 902، 903، 904، 905، 906، 907، 908، 909، 910، 911، 912، 913، 914، 915، 916، 917، 918، 919، 920، 921، 922، 923، 924، 925، 926، 927، 928، 929، 930، 931، 932، 933، 934، 935، 936، 937، 938، 939، 940، 941، 942، 943، 944، 945، 946، 947، 948، 949، 950، 951، 952، 953، 954، 955، 956، 957، 958، 959، 960، 961، 962، 963، 964، 965، 966، 967، 968، 969، 970، 971، 972، 973، 974، 975، 976، 977، 978، 979، 980، 981، 982، 983، 984، 985، 986، 987، 988، 989، 990، 991، 992، 993، 994، 995، 996، 997، 998، 999، 1000)

قائد اعظم کی نماز جنازہ

- قائد اعظم کی نماز جنازہ مولانا عثمانیؒ نے پڑھائی۔
- نماز جنازہ میں تحریک پاکستان کے تمام سرکردہ حضرات نے شرکت کی۔
- یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کو علماء و دین پر بندہ پہلے تھا اور رضا خانیوں سے ان کا کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔
- رضا خانیوں نے قائد اعظم کو مرتد اور کافر قرار دیا (انہما بل ملتہ بظہر منہ)



ایک آسان سوال:

کیا رضا خانیوں کے علماء میں سے کسی ایک نے بھی قائد اعظم کی نماز جنازہ میں شرکت کی ہے؟

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کی خدمات

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ حضرت شیخ الہند مفتی محمود الحسنؒ کے خلیفہ اور شاگرد تھے۔ مولانا صاحب کی خدمات درج ذیل ہیں۔

- تحریک پاکستان کے سپاہی
- تفسیر قرآن (تفسیر عثمانی)
- جمیعت علماء ہند کے بانی
- قرار داد مقاصد (آئین پاکستان کی بنیاد)
- پاکستان کے حق میں پمفلٹ (حکومت برطانیہ نے جن پر پابندی لگائی تھی)



پاکستان کا مخالف کون؟

کتاب: تہذیب اہل سنہ من اہل اقتدار

اس کتاب کو ابو طاہر حبيب قادری داناپوری نے مرتب کیا ہے اور اس کتاب میں احمد رضا خان کے علیحدہ طرزت علی کاں قادری کی تائید اور تصدیق موجود ہے۔
حوالہ: "تہذیب شریعت مسٹر جناح اپنے ان عقائد کفریہ، فطریہ، عیسائیہ کی بنا پر قطعاً مرتد اور خارج از اسلام ہے۔" صفحہ 122

کتاب: مفتی اعظم کی احکامات و کرامت

مصنف: احمد رضا خان صاحب کے بیٹے مفتی رضا خان

پبلشر: نورپہ رضویہ پبلیشنگ کمپنی لاہور

حوالہ: "کئی طرح اس (قائد اعظم) کا مسلمان ہونا ثابت نہیں۔" صفحہ 246

کتاب: مسلم لیگ کی زریں بلیے دہری 1939

مصنف: احمد رضا خان صاحب کے چچا و مرشد محمد میاں قادری برکاتی ماہروی

پبلشر: خانقاہ برکاتی ماہرہ ضلع لاہور

مفسر اس کتاب میں قائد اعظم اور پاکستان کی طاقت کی مٹی ہے اور مسلم لیگ میں شامل ہونے والوں کو بد مذہب لکھا ہے جبکہ پوری کتاب قائد اعظم اور مسلم لیگ والوں پر کفر کے فتوؤں سے بھری چڑی ہے۔

کتاب: تحقیرات اقتدار کی نظریات اقبال

مصنف: مفتی احمد یار خان نعیمی کے بیٹے اقتدار احمد خان نعیمی

پبلشر: حبیبی کتب خانہ

مفسر اس کتاب میں بریلوی مفتی اقتدار احمد خان نعیمی نے علامہ اقبال کی شاعری کو نہ سمجھتے ہوئے علامہ اقبال کو اسلام کا دشمن، رسول اللہ ﷺ اور قرآن کا گستاخ ثابت کرنے کے لئے بے چارہ فتوے لگائے ہیں۔

کتاب: الدلائل القاطنہ علی انکسار النیازہ

چچا رسالہ جان صاحب بریلوی نے مسلم دیوبندیوں کا ٹکڑا کرنے کے خلاف قلم اٹھایا تھا جسے 1946 میں (یعنی اس وقت جب کہ مسلم لیگ قیام پاکستان کے لئے فیصلہ کن جدوجہد کا آغاز کر چکی تھی) آل انڈیا مسلم لیگ کے خلاف شائع کر دیا گیا اور اس میں یہ فتویٰ دیا گیا ہے کہ

ان کے ساتھ نہ کیا جاتا جو ان کے پاس ملتا ہے۔ ان سے دشمن نہ کر دیا جائے نہ چاہئے نہ جہاد، مرہائیں تو جہاد نہ چاہئے۔ ان کے ساتھ ہمارا چاہو۔ صفحہ 4

اس رسالہ میں مفتی رضا خان، علامہ رضا خان، احمد علی اعظمی، نعیم الدین مراد آبادی اور شاہ احمد نورانی کے والد عبد العظیم صدیقی میر تقی و خیرہ جید بریلوی علامہ کی دھمکیاں ہیں۔

کتاب: خطوط شاہ آل مفتی بریلوی، کتاب لطائف مشائخ ماہرہ

حوالہ: "مسٹر جناح نے شریعت اسلامیہ کی حکم کھانا خلاف ورزی کی اور ابھی ہائیکورٹ میں فرماں شری کے خلاف نظیر پیش کیلئے بن گئی اور مسٹر جناح نے یہ ناپاک قول یک کر شریعت مطہرہ کے خلاف کا دروازہ کھینچا۔ کیلئے بھی کھولوا دیا۔" صفحہ 69



www.facebook.com/expose4

قائد اعظمؒ شیعہ نہیں تھے

● آپ قرآن کو مکمل مانتے تھے اور اسی صحیفے کو جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جمع کردہ ہے۔ اسی لیے آپ نے فیصلہ کن تاریخی جملے ارشاد فرمائے تھے کہ: "میں کون ہوتا ہوں پاکستان کے طرز حکومت کا تعین کرنے والا۔ مسلمانوں کا طرز حکومت تو آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن کریم نے وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا تھا۔ الحمد للہ قرآن مجید ہماری رہنمائی کے لئے موجود ہے اور قیامت تک موجود رہے گا۔ (آل انڈیا مسلم لیگ اسٹوڈنٹس فیڈریشن اجلاس، 15 نومبر 1942)

● بزرگ سیاستدان اور پرانے مسلم لیگی جناب سردار شوکت حیات خان صاحب کا بیان ہے: "کہ محمد علی جناح حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نظام عدل لانا چاہتے تھے۔ (جنگ اخبار لاہور، صفحہ 7، کالم 4، 21 اگست 1985) صرف یہی نہیں بلکہ 1937 کے بعد قائد اعظمؒ نے فرمایا تھا کہ: "میں مسلمانوں کو ہندوؤں کا غلام نہیں بننے دوں گا۔ حضور ﷺ کی رحمت سے پاکستان بنا اب پاکستان کی ذمہ داری ہے کہ اسے خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی موڈل ریاست بنایا جائے۔ (انڈین اکسپریس، بحوالہ آف ڈی رکارڈ، کاشف عباسی بروز بدھ 25 دسمبر 2013)

● آپ نے زندگی میں کبھی کسی صحابہ پر حیرا نہیں کیا اور نہ کوئی ثابت کر سکتا ہے۔

● قیام پاکستان کے وقت ان علماء کی جماعت کہ دو وفد (دارالعلوم دیوبند کے شیخ القرآن مولانا ظفر احمد عثمانی اور دارالعلوم دیوبند کے شیخ التفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی) سے پاکستان کی پہلی جھنڈا کشائی کروائی جو شیعہ کو مسلمان نہیں سمجھتے تھے اور پھر اپنی آخری آرام گاہ اور آخرت کی منزل طے کرنے کی غرض سے اسی جماعت اہل سنت دیوبند کے عالم دین (مولانا شبیر احمد عثمانی) سے اپنی نماز جنازہ ادا کرنے کی وصیت کرتے چلے گئے۔

ماہنامہ
مہر
جلد ۱۰ نمبر ۱۰

کراچی، ۱۰ مئی ۲۰۱۴ء
ماہنامہ مہر کی ۱۰ سالہ
جوبلی کی مناسبت پر
ماہنامہ مہر کی ۱۰ سالہ
جوبلی کی مناسبت پر

ماہنامہ مہر
کراچی، ۱۰ مئی ۲۰۱۴ء

”جناح کی تعریف کرنے والا مرتد ہو گیا۔ اس کی بیوی اسے نکاح سے نکل گئی۔“

ماہنامہ مہر کی ۱۰ سالہ جوبلی کی مناسبت پر

ماہنامہ مہر کی ۱۰ سالہ جوبلی کی مناسبت پر

ماہنامہ مہر کی ۱۰ سالہ جوبلی کی مناسبت پر

ماہنامہ مہر کی ۱۰ سالہ جوبلی کی مناسبت پر

ماہنامہ مہر کی ۱۰ سالہ جوبلی کی مناسبت پر

ماہنامہ مہر کی ۱۰ سالہ جوبلی کی مناسبت پر

ماہنامہ مہر کی ۱۰ سالہ جوبلی کی مناسبت پر

ماہنامہ مہر کی ۱۰ سالہ جوبلی کی مناسبت پر

ماہنامہ مہر کی ۱۰ سالہ جوبلی کی مناسبت پر

سیدک فتویٰ نافع تقریری حلقہ فتویٰ قاسم فتویٰ سلطان بکھارپور میں جو
لوگ دابیت دیوبندیت ورافضیت وعلویانیت ویکرانیوت وخریت وافغانیت وحرارت
وہگیت وفاقکارت وجمہورت وابیت ونباشیت وکرشنیت وعلفیت وخرافکفری بیاروں میں
منظور ہوئے ہیں اور کوقرانی وایمانی نوسخا بنائوالا بیاروں اور مرض ردووں کو ونزل من القرآن ماحو
شفا وکی جینی طور رحمت بخشے والی دوائیں پلانوالا جو بندگان خدا کی تعلیم فرمائی ہوئی طایر حفظان صحت پر توفیقہ تعالیٰ
عمل کریں اور کوقطعی طور پر ان کفری بیاریوں سے کامل نجات دلائیالا سلطان ابست کو امرض کفر سے نبوتہ لئی و
بہون جہیہ علی المولیٰ علیہ علی آردو علم پکھنے والا

مسمی بنام تاریخ مشعر سال تصنیف

تَجَانِبْ أَهْلَ بَيْتِهِ عَزَّاهُ لِنَفْسِهِ

ملقب بلقب ریخی مشعر سال تکمیل

الْجَنَّةُ أَهْلُ السُّنَّةِ عَنْ أَهْلِ لِقَائِهِ

تصنیف لطیف نامہ شریف کا سر لائڈ بہت فاضل نور جان مولانا مولوی ابوالطاهر محمد طیب صاحب
صدیقی قادری برکاتی قاسمی دانا پوری ادا م المونی فیض مہم المصنوی والصبوری فاضل
مرکزی انجمن حزب الخائف الہوور
حسب فرمائش

ادالکین جمعیت اہلسنت جام جود ہیو کا ہیا قل ش
و فرجاعت مبارکہ اہلسنت محلہ بھورے خاں پٹی جمیت

سے مشتائع ہوا

۱۰۸

جن کے مطالعے سے اداں کا گمراہ بد مذہب ہونا واضح و روشن ہو ستر محمد علی جینا
 جسکو ایک اپنا قائد نظم اور قائد ملت اسلامیہ کہتی ہے وہ مذہب اثنا عشری را فضی
 ہے (ملاحظہ ہو یگی اخبار الامان دہلی ۱۳ مئی ۱۹۳۹ء میں ہر محمد یعقوب کا بیان) بحکم
 شریعت مسر جینا کے کافر مرتد ہونے کے لیے اسکا اثنا عشری را فضی ہونا ہی بس
 کہ جب وہ اثنا عشری را فضی ہے تو ائمہ اہلبیت کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے
 افضل اور قرآن کو ناقص ماننا اسکے بھی مذہبی عقیدوں میں داخل ہوا۔ اگر کوئی ایسی
 مسلمانوں کو یوں دھوکے دے کہ مسر جینا کے وہ عقیدے نہیں جو اثنا عشری را فضیوں
 کے مجتہدین نے اپنے ناپاک فتوؤں میں لکھے ہیں تو جتنا کہ خود مسر جینا کے دستخط
 سے یہ مضمون شائع نہ ہو کہ اس کے وہ عقیدے نہیں اور وہ اداں مجتہدوں اور ان کے
 ہم عقیدہ تمام اثنا عشری را فضی کو بحکم شریعت کافر مرتد جانتا اور مانتا ہی اور سو
 ایک لیگیوں کا یہ فریب محض مدعی سست گواہ حجت کا نونہ اور شرعاً باطل و
 مردود ہو گا۔ مگر مسر جینا نے محض او انھیں دو کفروں پر بس نہیں کی کہ وہ تو عملاً تمام
 اثنا عشری را فضیوں کے عقیدے ہیں اور مسر جینا اور کا قائد اعظم ہے اگر صرف انھیں
 دو کفروں پر اکتفا کرتا تو قائد اعظم کی خصوصیت ہی کیا رہتی لہذا وہ اپنی اسپچوں
 اپنے لکچروں میں سے کفر یا استنطیعہ کہتا رہتا ہے بطور نمونہ شتے از خوالہ

[illegible]

الغزالي الملائكة و سطر دینہ

مخالفین کہتے ہیں کہ علمائے دیوبند پاکستان کیخلاف تھے

(جواب) : پہلی بات..... ”تمام“ علماء کے بارے میں ایسا کہنا غلط ہے۔

ہمارے ہاں رواج ہے کہ بات کو غلط رنگ دے دیا جاتا ہے۔ پاکستان بننے سے پہلے مسلم لیگیوں نے مسلمانوں سے یہ وعدے کئے کہ ہم

آپ کے لئے عملی اسلامی مملکت قائم کریں گے (جس طرح میوزیکل جلسوں والا

عمران خان فلاحی اسلامی ریاست کا خواب دکھاتا ہے) علمائے دیوبند نے کہا کہ ایسے

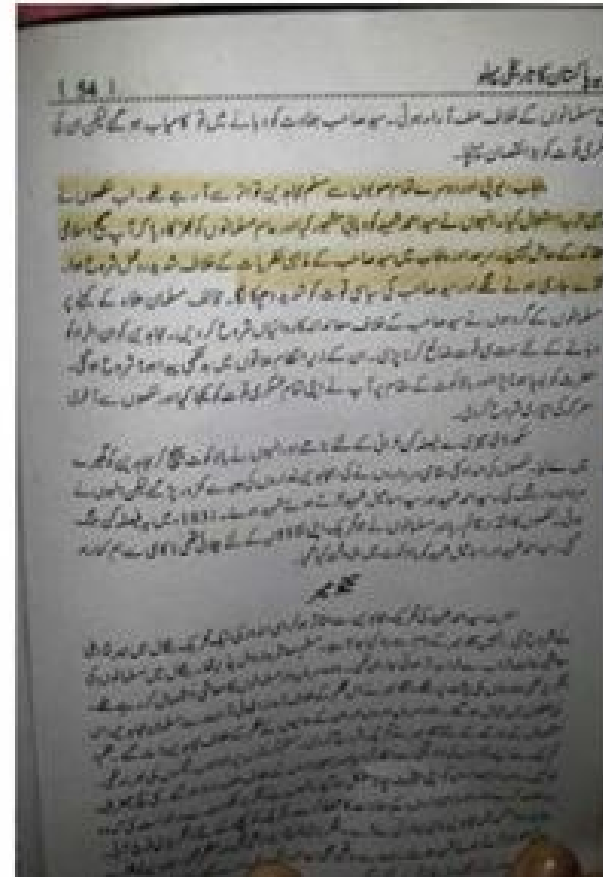
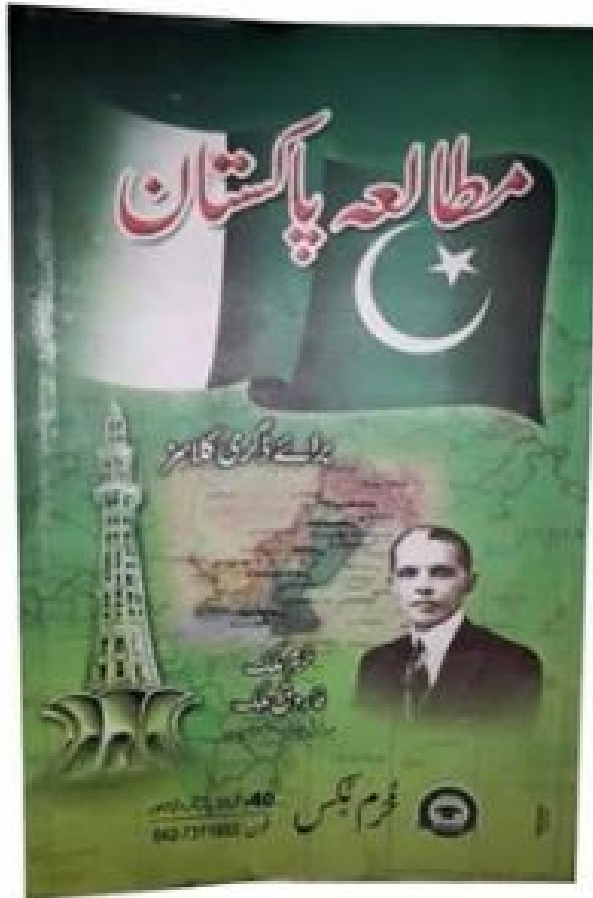
لوگ اسلامی مملکت کی بات کر رہے ہیں کہ جنکی شکل و صورت اور طرز

عمل وغیرہ اسلامی لگتے ہی نہیں۔ اور علماء کا شک ”آج“ صحیح ثابت

ہوا ہے۔ کیا یہ ملک عملی اسلامی ریاست کا نمونہ پیش کرتا ہے ؟

بریلوی سکھوں کے نقش قدم پر

سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک کو بدنام کرنے کیلئے سکھوں نے مذہبی حربہ استعمال کرتے ہوئے انہیں وہابی کہا صدارتی ایوارڈ یافتہ کتاب مطالعہ پاکستان، ص 54 خرم بکس لاہور



www.FaceBook.com/RazakhaniFitna

تحریک پاکستان اور بریلویت پارٹ 4

روزنامہ جسارت کا پورا جمعہ کا ایڈیشن اس عنوان سے چھاپا گیا کہ مولانا شاہ احمد نورانی بریلوی کے اکابر نے تحریک پاکستان کی مخالفت کی اور مسلم لیگ پر کفر کے فتوے لگائے



بریلوی مولوی کی پاکستان اور مسلم لیگ کے خلاف ہرزہ سرائی

احمد رضا خان کا خلیفہ حشمت علی رضوی پاکستان کو "نام نہاد" کہتا ہے مسلم لیگ کو "مظلم لیگ" اور مسلم لیگ و تحریک پاکستان کی حمایت کرنے کو حرام اور اس کیلئے جان دینے والے کو حرام موت مرنے والا اور کفر کہہ رہا ہے یہ ناپاک کتاب حال ہی میں بریلویوں کے مکتبہ غوثیہ کراچی سے شائع ہوئی ہے جس میں جگہ جگہ پاکستان و محمد علی جناح کی مسلم لیگ برفوتوے ہیں کہاں ہیں نیشن ایکشن پلان؟



انگریز کا جو یار ہے غدار ہے غدار ہے

[illegible]

مولوی احمد رضا
خان بریلوی کا
پردادا کاظم علی
خان بریلوی انگریز
کا خدمت گزار تھا
انگریز کی پولیٹیکل
خدمات انجام دیتا
تھا اور دو سو
سواری انگریز کی
بٹالین اس کے
ساتھ رہتی تھی
خود بریلوی مولوی
کا اقرار ہے۔ حیات
اعلا حضرت صفحہ 3

آفتاب شرف قد
فانوس شمع شریعت
منبع خیر و برکت
یعنی

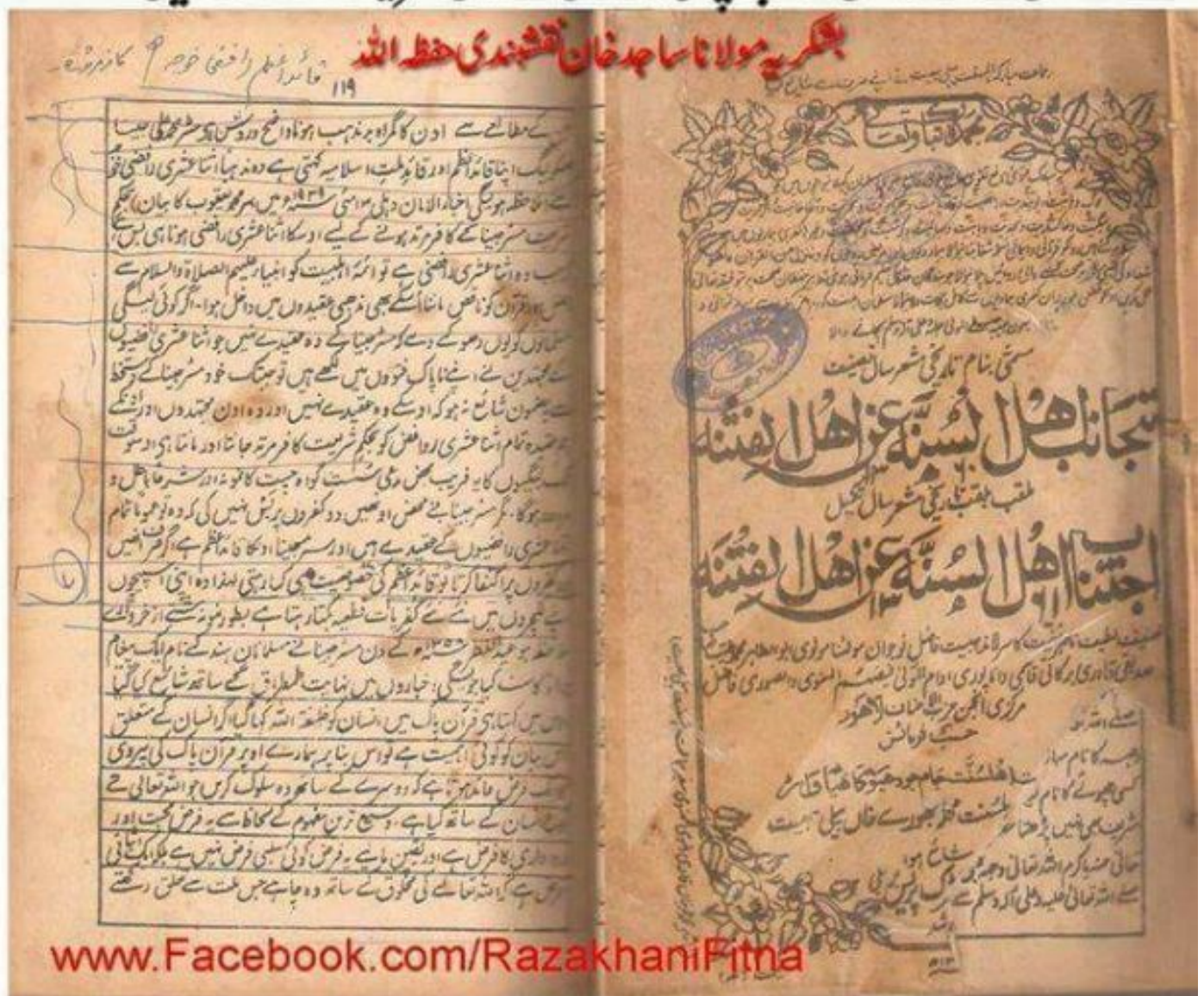
شیخ علی حضرت



مکتبہ نورِ رضویہ و کتب خانہ مہاراجہ

تحریک پاکستان اور بریلویت حصہ 1

قائد اعظم محمد علی جناح رافضی منکر قرآن اور کفریات بکنے والا تھا (تجانب اہل سنت
ص 119) اس کتاب پر کئی بریلوی اکابر کی تقریظات موجود ہیں



احمد رضا بریلوی لکھتا ہے: ”مسلمانانِ ہند کو جہاد برپا کرنے کا حکم نہیں اور اس کا واجب بتانے والا مسلمانوں کا بدخواہ مبین۔“ (فتاویٰ رضویہ ج 14 ص 540)

Salch Hassan

انگریز مورخ فرانسسز رابنسن کا اقرار کہ احمد رضا خان بریلوی ہمارے حق میں فتوے دیتا

SEPARATISM AMONG INDIAN MUSLIMS

THE POLITICS OF THE
UNITED PROVINCES' MUSLIMS, 1860-1933

FRANCIS ROBINSON

Lecturer in History, Royal Holloway College
University of London



CAMBRIDGE UNIVERSITY PRESS

Separatism among Indian Muslims

attempt failed, but it illustrated the possibilities that existed in turning the informal allegiances of the ulama into formal organisation. As political consciousness among this group developed, the leading ulama tried harder to acquire a tighter control over their own religious followers.

The influence of a school was greatest where its students had been successful in setting up their own institutions and where its leading ulama were recognised as pirs. It is not clear where the Bareilly school had its strongholds but the *Mashriq* of Gorakhpur and *Al-Bashir* usually took note of the pro-government fatwas of Ahmad Reza Khan, and it seems that the school's permissive thinking on Islamic practice appealed especially to certain low status groups in Muslim society.³ Deoband's influence was primarily in west UP and the Punjab, although its pupils were recruited from, and its graduates later operated throughout, the Islamic world.⁴ Firangi Mahal too had a pan-Islamic reputation, but its influence was particularly strong in central and east UP and Bihar. Prominent divines of this area, for example Mawlana Mahmood Quaim Abdul Quayum, Dean of the Madrasa Hama Jaunpur, Abul Khair of Ghazipur and Shah Badruddin Sulaiman of Phulwari, Shahabad, the leading alim of Bihar, had all studied under the ulama of Firangi Mahal.⁵

The elements of organisation among the ulama were also sources of division. Apart from a natural rivalry, religious schools were a loggerheads with each other over education and doctrine. Deoband concentrated on the traditions, textual commentary (*tafsir*) and disputation; Firangi Mahal on Islamic law and its methodology (*usul-i-fiqh*). Deoband accepted the old Islamic order in principle and tried to revive and purify it; the school rejected any reinterpretation of the canon law (*ijtihad*).⁶ Firangi Mahal on the other hand

³ The school adhered to corruptions of Islam such as saint worship and intercession at tombs; these were common among converts, particularly in rural areas, where often there were considerable similarities between Hindu and Muslim practices.

⁴ In the 100 years 1867-1967 pupils came to Deoband from the following countries: India (UP, 1896; Bihar and Orissa, 780; Assam and Manipur, 265; West Punjab, 196; Rest of India, 658); Pakistan (West Pakistan, 1519; East Pakistan, 1673); Afghanistan, 109; Burma, 144; Russia and Siberia, 70; Rest of the world, 108. Source: *Hundred Years of Darululom Deoband*.

⁵ Interview with Mulla Reza Ansari of Firangi Mahal, 29 May 1968.

⁶ Deoband resisted obstinately all innovation. It defended polygamy and absolutely opposed compulsory education for Muslim girls. W. C. Smith, *Muslim Islam in India*, p. 356.

انگریز کے ایجنٹ کا اپنے آقا کے لیے فتویٰ

جس وقت مسلمانان ہند نے انگریز کے خلاف جہاد کا اعلان کیا اور ہندوستان کو دارالحرب قرار دے دیا۔ عین اس وقت انگریز کے لیجنٹ احمد رضا بریلوی نے اپنے آقا کے لیے جہاد کو حرام اور مجاہدین کو کافر قرار دیا۔ احمد رضا نے ہندوستان میں جہاد کے متعلق لکھا: ”ایسی جگہ (ہندوستان) مسلمانوں پر جہاد فرض بتانے والا شریعت پر مفتری اور مسلمانوں کا بدخواہ ہے۔“

[illegible]

احمد رضا بریلوی ... انگریز کا ایجنٹ

احمد رضا بریلوی انگریز کا ایک ایسا ایجنٹ تھا جس نے ہندوستان میں انگریز کی بقا کے لیے فتوے دیے۔ اس کا اعتراف خود انگریز نے اپنی مختلف کتابوں میں کیا۔ ان میں سے ایک آپکے سامنے ہے۔ Francis Robinson ایک مشہور مورخ لکھتا ہے:

یہ بات واضح نہیں کہ بریلوی کتب فکر کی مضبوط بنیادیں کہاں تھیں لیکن گورکھپور کے "مشرق" اور "البشیر" نے احمد رضا خان کے گورنمنٹ کی حمایت میں دیئے گئے فتویٰ (Pro-Government Fatwas of Ahmed Reza Khan) کا نوٹس لیا۔ اور ایسا نظر آتا ہے کہ اس کتب فکر کے اسلامی نظریات نے مسلم معاشرے کے ایک مخصوص کٹر درجے کے گروہ کو متاثر کیا ہے۔" (Separatism among Indian Muslims, Pg.268, Printed Cambridge University Press, U.K)

Separatism among Indian Muslims

attempt failed, but it illustrated the possibilities that existed in turning the informal allegiances of the ulama into formal organisation. As political consciousness among this group developed, the leading ulama tried harder to acquire a tighter control over their own religious followers.

The influence of a school was greatest where its students had been successful in setting up their own institutions and where its leading ulama were recognised as pirs. It is not clear where the Bareilly school had its strongholds but the *Mashriq* of Gorakhpur and *Al-Bashir* usually took note of the pro-government fatwas of Ahmed Reza Khan, and it seems that the school's permissive thinking on Islamic practice appealed especially to certain low status groups in Muslim society.¹ Deoband's influence was primarily in west UP and the Punjab, although its pupils were recruited from, and its graduates later operated throughout, the Islamic world.² Firangi Mahal too had a pan-Islamic reputation, but its influence was particularly strong in central and east UP and Bihar. Prominent divines of this area, for example Mirzana Mahomed Quasim Abdul Quayum, Dean of the Matrisia Hanafia Jaunpur, Abul Khair of Ghazipur and Shah Mdruddin Sulaiman of Phulwari, Shahabad, the leading alien of Bihar, had all studied under the ulama of Firangi Mahal.³

The elements of organisation among the ulama were also sources of division. Apart from a natural rivalry, religious schools were at loggerheads with each other over education and doctrine. Deoband concentrated on the traditions, textual commentary (tafsir) and disputation; Firangi Mahal on Islamic law and its methodology (usul-i-fiqh). Deoband accepted the old Islamic order in principle and tried to revive and purify it; the school rejected any reinterpretation of the canon law (fiqh) and Firangi Mahal on the other hand

¹ The school suffered no interpretation of Islam such as saint worship and intercession at tombs; these were common among converts, particularly in rural areas, where often there were considerable similarities between Hindu and Muslim practices.

² In the 100 years (1847-1947) pupils came to Deoband from the following countries: India (UP, 1496; Bihar and Orissa, 780; Assam and Manipur, 265; East Punjab, 196; Rest of India, 818); Pakistan (West Pakistan, 1509; East Pakistan, 1872); Afghanistan, 109; Burma, 144; Rangoon and Siam, 70; Rest of the world, 168. Source: *Hundred Years of Deoband Deoband*.

³ Interview with Mirza Reza Aslam of Firangi Mahal, 29 May 1968.

⁴ Deoband opposed compulsory education for Muslim girls. W. C. Smith, *Muslims in India*, p. 136.

South Asian Studies

Separatism among Indian Muslims

The politics of the United Provinces' Muslims 1860-1923

Francis Robinson



Cambridge University Press

خدا و وہ جو عمر چڑھ کے بولے۔۔۔

رضوان حسن

تحریک پاکستان اور بریلویت پارٹ 2

قائد اعظم کو ولی اللہ کہنے پر پیر جماعت علی شاہ اور اس کے دولاکھ مریدین کافر ہو گئے قائد اعظم شیعہ تھا اس کو مسلمان سمجھنے والے مرتد ہیں۔ بریلوی مفتی اعظم مفتی مصطفیٰ رضا خان ابن احمد رضا خان (مفتی اعظم کی استقامت، ص 245، 246 نور یہ رضویہ لاہور)

اختصاصت بکرامت

(۴۴۶)

مفتی اعظم کی

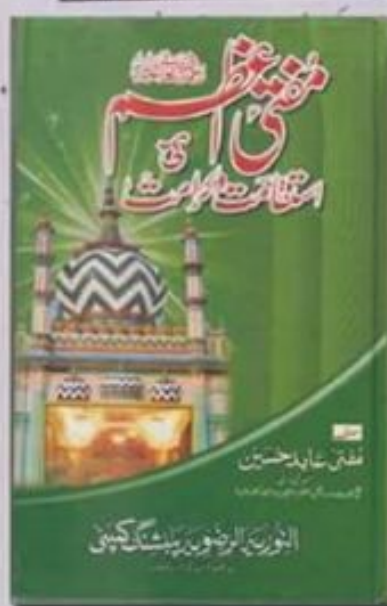
سکے۔ کیونکہ ان کے لاکھوں مریدین سے مقابلہ کرنا آسان نہ تھا۔ اسی وقت یہ بات لوگ حضور مفتی اعظم اور محدث اعظم قدس سرہا کی بارگاہ میں پیش کرنے ان کی قیامگاہ تک پہنچے حضرت مفتی اعظم نے بلا خوف و خطر فرمایا: ”لھیک ہے، اگر شریعت کی بات ہے تو ابھی تک کر حضرت پیر صاحب زید مجدہ سے دریافت کر لیا جائے۔ اگر ہنگامہ ہو گا تو سمجھا جائے گا۔ چنانچہ یہ دونوں بزرگ فوراً اسٹیج پر پہنچے اور عرض کیا کہ حضور نے فرمایا ہے کہ ”جناح ولی اللہ ہے“ تو یہ آپ کی تحقیق ہے یا کسی نے آپ کو بتایا ہے۔ حضرت موصوف نے فرمایا نہیں۔ یہ میری اپنی تحقیق نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے مجھ سے بتایا ہے، کیا لوگ اسی لیے بھاگ رہے تھے؟ دونوں حضرات نے کہا کہ جس نے بتایا سر اسر لٹا بتایا ہے، کیونکہ دو شیعہ (بوہرا) ہے۔ لہذا کسی طرح اس کا مسلمان ہونا حجت نہیں تو وہ ولی اللہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ حضرت پیر صاحب قدس سرہ نے فرمایا: ”ناٹک قریب کرو“ پھر فرمایا ہمارے خطباء اور سارے علما اور سارے حاضرین میں، مجھ سے ایک قطعی ہو گئی ہے کہ میں نے کہہ دیا ہے کہ محمد علی جناح ولی اللہ ہے“ وہ مرگزی ولی اللہ نہیں ہے۔ میں تو یہ کہتا ہوں اور کلہ پڑھتا ہوں آپ لوگ بھی تو یہ واستغفار کرو اور پڑھو ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ پھر خود بھی کلہ پڑھا اور سب سے پڑھوایا۔

اس واقعہ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ علمائے اہل سنت اپنی شرعی ذمہ داری کسی مولوی اور ایسے بغیر نہیں رہے۔ ہمیشہ مسلمانوں کے دین و ایمان اور شریعت کے حلفہ میں کوئی رعایت نہیں کرتے۔ یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ یہ وقار ان رسول شریعت کے حلفہ میں انہوں کی بھی کوئی رعایت نہیں کرتے اور خلاف شرع حرکات میں مقابمت نہ کرتے۔ ظاہر ہے کہ جو حضرات اس سلسلہ میں انہوں کی بھی رعایت نہیں کر سکتے تو ان اقدار کی کب رعایت کر سکتے تھے جو خدا ران رسول ہیں۔ جن کا شیوہ ہی بن چکا ہے اللہ و رسول جمل و علما و سنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے وقار داروں کی شان میں تو چین و گستاخی کرتا۔ اس واقعہ کو مولانا جہانگیر موصوف نے حضرت سیدنا علیہ السلام اور خلیفہ مشرق مولانا مفتی احمد رضا بریلوی کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کے بارے میں

اختصاصت بکرامت

(۴۴۵)

مفتی اعظم کی



”حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ و خو کافی اصرار کے باوجود امامت کے لیے پارسہ بدوہان میں تشریف لائے۔ مغرب کے ہو جب نماز پڑھائی تو پہلی رکعت میں السکالوون ”پڑھی۔ سلام کے بعد حضور ہوئی، پھر سے پڑھی جائے۔ چنانچہ پھر سے فرمایا: امام صاحب یہ نماز تو ہو گئی مگر کروہ ہو گیا۔ کسی نے پوچھا حضور پہلی نماز کیوں نہیں پڑھی؟ سورہ کافرون پڑھی تھی جس میں مدد الہی الخ اور مد کے پڑھی۔“

ظاہر ہے کہ مذکورہ سورہ میں مثلاً لا الہ الا اللہ سے لام تاکید میں بدل جائے گا۔ اور حضور کے خلاف ہے اسی لیے آپ نے نماز ازالہ منکر میں کسی کی رعایت نہ کرنا

تحریک پاکستان کی آل انڈیائی کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ اس میں غیر منقسم ہندوستان کے بے شمار اکابر علمائے کرام و مشائخ عظام قدس سرہ ہم شریک ہوئے۔ مفتی اعظم و محدث اعظم راور پیر جماعت علی قدس سرہ ہم بھی خاص طور پر مدعو کیے گئے۔ اس دور میں پیر جماعت علی قدس سرہ کا حال ازلت بہت زیادہ وسیع تھا۔ تقریباً بیڑہ لاکھ مریدین تو صرف اس کانفرنس میں حاضر آئے تھے، ایک بعد دیگرے علمائے کرام کی تقریریں ہوتی رہیں، پیر جماعت علی قدس سرہ تقریر فرما رہے تھے کہ آپ کی زبان مبارک سے یہ جملہ نکل گیا کہ ”محمد علی جناح ولی اللہ ہے“ انا کہتا تھا کہ سارے علمائے حاضرین میں اس پر چیلنج کیا شروع ہو گئیں۔ اور سارے لوگ اسٹیج سے ٹھکے گئے۔ پھر کس کی مجال تھی کہ ان کو تھک دے

علمائے دیوبند کا تحریک پاکستان کیلئے شاندار خدمات۔ غیر جانبدار شہادت

[illegible][illegible][illegible]

ShaniMazh

۱۔ کہ جس نے سچا اور انصاف سے حکومت کی تو اس کی قوم
 اس کی ہمت اور شجاعت سے بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔
 ۲۔ کہ جس نے سچا اور انصاف سے حکومت کی تو اس کی قوم
 اس کی ہمت اور شجاعت سے بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔
 ۳۔ کہ جس نے سچا اور انصاف سے حکومت کی تو اس کی قوم
 اس کی ہمت اور شجاعت سے بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

[illegible][illegible]

1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 2680, 26

۱۹۹۸ء میں پاکستان کی حکومت نے ایک ایسی کمیٹی تشکیل دی جس کا مقصد پاکستان میں ایسے تمام اداروں کی شناخت کرنا تھا جو غیر ملکی فنڈز سے کام لے رہے ہوں۔ اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ پاکستان میں ایسے ۱۱ ادارے ایسے فنڈز سے کام لے رہے ہیں جن میں سے ۱۰ ادارے غیر ملکی فنڈز سے کام لے رہے ہیں اور ۱۱ ادارے پاکستان میں ایسے فنڈز سے کام لے رہے ہیں جن میں سے ۱۰ ادارے غیر ملکی فنڈز سے کام لے رہے ہیں اور ۱۱ ادارے پاکستان میں ایسے فنڈز سے کام لے رہے ہیں۔

[illegible][illegible]

www.RazaKhaniMazhab.com

علماء دیوبند ڈاکٹر علامہ اقبال کی نظر میں

- ۱۔ "دیوبند ایک ضرورت تھی۔ اس سے مقصود تھا ایک روایت کا تسلسل اور روایت جس سے ہماری تعلیم کا رشتہ ماضی سے قائم ہے۔" (اقبال کے حضور ص ۲۹۳)
- ۲۔ "میری رائے ہے کہ دیوبند اور ندوہ کے لوگوں کی عربی علمیت ہماری دوسری یونیورسٹیوں کے کمر بکھوٹ سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔" (اقبال نامہ حصہ دوم ص ۲۲۳)
- ۳۔ "میں آپ (صاحبزادہ آفتاب احمد خان) کی اس تجویز سے پورے طور متفق ہوں کہ دیوبند اور گھنٹو (ندوہ) کے بہترین مولو کو برسر کار لانے کی کوئی کھیل نکالی جائے۔" (اقبال نامہ حصہ دوم ص ۲۱۷)
- ۴۔ "ایک بار کسی نے علامہ مرحوم سے پوچھا کہ دیوبندی کیا کوئی فرقہ ہے؟ کہا "نہیں ہر معقولیت پسند و چدار کا نام دیوبندی ہے۔" (علامہ دیوبند کا مسلک ص ۵۵)
- ۵۔ "مولوی اشرف علی تھانوی سے پوچھئے وہ اس (مثنوی مولانا دوم) کی تفسیر کس طرح کرتے ہیں میں اس (مثنوی کی تفسیر کے) بارے میں انہی کا مقلد ہوں۔" (مقالات اقبال ص ۱۸۰)
- ۶۔ "میں ان (مولانا سید حسین احمد مدنی) کے احترام میں کسی اور مسلمان سے پیچھے نہیں ہوں۔" (انوار اقبال ص ۱۶۷)
- ۷۔ "نیز فرماتے ہیں مولانا (سید حسین احمد مدنی) کی حمیت دینی کے احترام میں میں ان کے کسی عقیدت مند سے پیچھے نہیں ہوں۔" (انوار اقبال ص ۱۷۰)
- ۸۔ "اس (ویسٹر) کے متعلق مولوی سید انور شاہ صاحب سے جو دنیائے اسلام کے جید ترین محدث وقت میں سے ہیں میری خط و کتابت ہوئی۔" (انوار اقبال ص ۲۵۵)
- ۹۔ "مجدد اٹھ جہلی جا لکیر اور مولانا سمیع شہید رحمۃ اللہ علیہم نے اسلامی سیرت کے احیاء کی کوشش کی مگر صوفیاء کی کثرت اور صدیوں کی جمع شدہ قوت نے اس کردار کو کامیاب نہ ہونے دیا۔" (اقبال نامہ حصہ دوم ص ۴۹)
- ۱۰۔ "مولانا شبلی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۳۲ھ ۱۹۱۴ء) کے بعد آپ (حضرت مولانا سید سلمان ندوی خلیفہ مجاز حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی) اسلام اکل ہیں۔" (اقبال نامہ حصہ اول ص ۸۰)

عرضہ اقبال بخد مت مولانا انور شاہ کشمیری!

مخدوم و مکرم حضرت قبلہ مولانا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مجھے ماسٹر عبداللہ صاحب سے ابھی معلوم ہوا کہ آپ انجمن خدام الدین کے جلسے میں تشریف لائے ہیں اور ایک دور و ز قیام فرمائیں گے میں اسے اپنی بڑی سعادت تصور کروں گا۔ اگر آپ کل شام اپنے دیرینہ محفل کے ہاں کھانا کھائیں جناب کی وسالت سے حضرت مولوی حبیب الرحمن صاحب قبلہ عثمانی حضرت مولوی بشیر احمد صاحب اور جناب مفتی عزیز الرحمن صاحب کی خدمت میں یہی اتماس ہے۔

مجھے امید ہے کہ جناب اس عریضے کو شرف قبولیت بخشیں گے۔ آپ کو قیام گاہ سے لانے کے لیے سواری یہاں سے بھیج دی جائے گی۔" (مقولہ از اقبال نامہ حصہ دوم ص ۲۵۷)



191

حضرت شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

متحدہ قومیت کے مسئلہ پر ایک جگہ حضرت مدنیؒ کی تقریر کو ان کے مخالف اخبار نے غلط رنگ میں پیش کیا جس میں علامہ اقبالؒ نے حضرت مدنیؒ کی مخالفت میں چند اشعار کہے معاملہ جب بڑھا تو علامہ طاووتؒ نے ثالث بن کر دونوں کے درمیان صحیح صورت حال کو واضح کیا علامہ اقبالؒ کو جب اصل حقیقت کی خبر ہوئی تو نہ صرف اپنے اشعار واپس لئے بلکہ واضح طور پر حضرت مدنیؒ کو پیغام بھیجا کہ میں آپ کے عزت و احترام میں کسی مسلمان سے پیچھے نہیں ہوں۔



تحریک پاکستان میں جمیعت علماء ہند علماء دیوبند کا کردار

بریلوی مکتبہ فکر کی طرف سے مسلم لیگ کی مخالفت اتنی شہرت حاصل نہ کر سکی جتنی علماء دیوبند کی مخالفت نے کی ہے، اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ بریلوی علماء کی تکفیری مہم اور دوسرے کاموں میں منہمک ہونے کی وجہ سے اجتماعی و ملی امور میں ان کا کردار اور ان کی سیاسی آواز نہ ہونے کے برابر تھی، چنانچہ عبدالصمد پیر زادہ ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ تاریخ راولپنڈی ”نہرو کمیٹی رپورٹ اور علماء کی سیاسی فکر“ کے زیر عنوان مضمون میں علماء کے سیاسی کردار کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے رقم طراز ہیں:

”تحریک خلافت میں بریلوی اور شیعہ مسلک کے مسلمانوں نے عمومی طور پر حصہ نہیں لیا، تحریک خلافت کی ناکامی کے بعد ہندوستانی سیاست میں صرف جمیعہ علماء ہند اور آل انڈیا مسلم لیگ ہی سیاسی منظر پر رہ گئیں۔“
(سہ ماہی فکر و نظر اسلام آباد شمارہ ۴ ص ۳۸ / ج ۳۲)

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ کے نفاذ کے بعد قائد اعظم کی سربراہی میں آل انڈیا مسلم لیگ مرکزی پارلیمنٹری بورڈ جو قائم ہوا تھا اس میں بھی آل انڈیا مسلم لیگ، جمیہ علماء ہند، مجلس احرار اسلام، پرچا پارٹی اور خلافت کمیٹی کے زعماء شامل تھے۔ اس بورڈ کے ارکان میں حضرت مدنیؒ، حضرت مولانا کفایت اللہ اور مولانا سجاد احمد پھلواری وغیرہ بھی شامل تھے۔

کیا علامہ اقبال کے نزدیک دیوبند اور قادیانیوں کا سرچشمہ ایک ہے؟ غیر مقلدین کے ایک حوالے کا جواب

غیر مقلدین تحریر جاری کی ایک کتاب ”اقبال کے حضور“ سے علامہ اقبال کا ایک حوالہ پیش کرتے ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ قادیانیوں اور دیوبند کا سرچشمہ ایک ہے لیکن غیر مقلدین اپنی عادت سے بچ رہے ہیں کہ کبھی عمل بات نقل نہیں کرتے۔ عمل مہارت ہے کہ علامہ اقبال نے فرمایا ”قادیانی اور دیوبند ایک دوسرے کی ضد ہیں لیکن دونوں کا سرچشمہ ایک ہے اور دونوں اس تحریک کی پیروی کرتے ہیں جس کو عرب عام میں دہریت کہا جاتا ہے“ (اقبال کے حضور، صفحہ 261) اور یہ سب کو معلوم ہے کہ دیوبند حانیہ میں غیر مقلدین کو دہائی کہا جاتا تھا اور محمد حسین خانوی نے اگر عین کو در خواست لکھ کر اپنا نام دہائی سے الگ کر دیا تو دہریت یا جس کا اضافہ خود غیر مقلدین کے علاوہ بھی کرتے ہیں۔ تو علامہ اقبال کا یہ حوالہ غیر مقلدین کے لئے ہے نہ کہ دیوبندیوں کے لئے۔ کیونکہ اسی کتاب کے اگلے صفحہ 262 پر فرمایا گیا ہے کہ ”ایک کے قاصدین کو دہائی یا دہریت کہا جاتا تھا“ (اقبال کے حضور، صفحہ 262) اگر پھر بھی غیر مقلدین نہیں مانتے تو اپنے نام الٹے امر سرشتی کی قوائیں جس کا کہنا ہے کہ دیوبند اور دہریت دونوں کا طرح ایک ہی ہے اور مسئلہ تھیلہ کے طور پر دیوبند و دہریت کے مابین ایک دوسرے کے موافق ہیں۔ اور قصہ میں اگر سامان رسوم ان دونوں کو دہائی کہتے ہیں۔ (نورانی مجلی، جلد 2 صفحہ 414-415) علامہ غلام حسین علیہ السلام۔ حسن اقبال

تحریک آزادی میں علمائے کرام کا ناقابل فراموش کردار



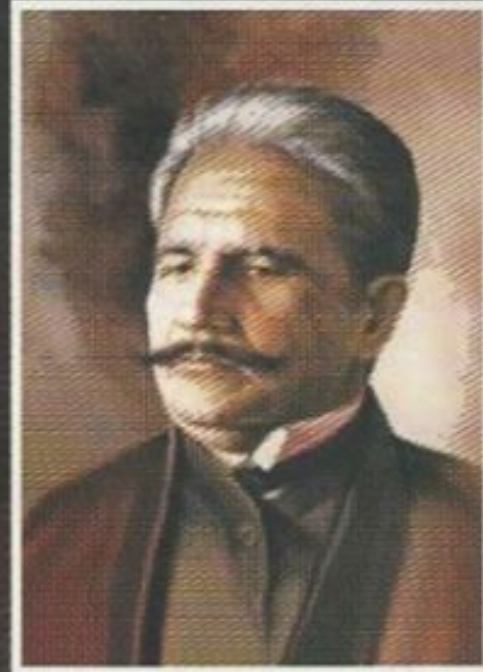
مجلسِ علمائے پاکستان

Facebook.com/MajlisEilmi

- (1) 1600ء کے بعد انگریز برصغیر میں داخل ہوئے اور یہاں کی آزادی پر ڈاکہ ڈالا گیا۔
- (2) 1803ء میں شاہ عبدالعزیزؒ نے انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ صادر فرمایا۔
- (3) تحریک کی کمان سید احمدؒ اور شاہ اسماعیلؒ نے کی اور بیشتر علاقوں میں انگریزوں کو شکست دی۔
- (4) 1831ء میں سید احمدؒ اور شاہ اسماعیلؒ ہلاکوٹ کے مقام پر بیشتر فتنہ کے ہمرہہ شہید ہو گئے۔
- (5) 1857ء کی جنگ آزادی کا اہم ترین معرکہ ”شہلی“ کے میدان میں لڑا گیا جہاں انگریزوں کو سخت جانی و مالی نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ اس معرکے کے سپہ سالار حاجی عبداللہ مہاجر کی تھے اور ان کے خاص کمانڈروں میں حافظ محمد ضامن، مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور مولانا شہید احمد گنگوہیؒ جیسے جلیل القدر علماء اس معرکے میں بے شمار علماء و طلبہ شہید ہوئے اور مسلمانوں کو شکست سے دوچار ہونا پڑا۔
- (6) مولانا فضل حق خیر آبادی دو گھر علماء کو فتویٰ جہاد کے جرم میں کالے پانی (جرائر اذعان) کی سزوی گئی۔
- (7) 1857ء کی شکست کے بعد مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور دیگر اکابرین نے اسلامی روایات کے تحفظ اور ملک کی آزادی کی خاطر 1866ء میں قصبہ دیوبند میں ”دراعلوم“ نامی علمی درس گاہ کی بنیاد ڈالی۔ جو آگے چل کر آزادی کی تحریکوں کا مرکز و سرچشمہ حجت ہوئی۔
- (8) ”دراعلوم دیوبند“ کے پہلے طالب علم محمود حسن (”شیخ الہند“) نے آزادی کے لیے ”تحریک دینی رومل“ شروع کی۔
- (9) 1917ء میں شریف ملکہ کی غداری کی وجہ سے تہذیب مقدس سے شیخ الہند کو گرفتار کر کے مولانا عزیز نگل، مولانا حکیم نصرت حسین، مولانا وحید احمد کے ہمرہہ بھیرہ روم میں واقع جزیرہ مانا کی جیل میں جلاوطن کر دیا گیا۔
- (10) 1919ء میں مولانا محمد علی جوہر نے انگریزوں کی خلاف تحریک خلافت شروع کی، مولانا شوکت علی اور ابوالکلام آزاد جیسے عظیم قلمدان بھی ساتھ تھے۔
- (11) مفتی محمد شفیعؒ نے ”مطلبہ پاکستان“ کو مکمل فتویٰ کی صورت میں پیش کر کے تحریک آزادی پاکستان میں فیصلہ کن اور موثر ترین کردار ادا کیا۔
- (12) مفتی محمد شفیعؒ اور مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کی کامیابی کے لئے نتیجہ خیز کاروشیں اور کوششیں سرانجام دیں۔
- (13) 15 اگست 1947ء قدیم پاکستان کے لگ بھگ پاکستان کے سابقہ دارالحکومت کراچی میں مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے جبکہ مشرقی پاکستان میں مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے تلاوت قرآن مجید اور پڑھ سوز دعا کے بعد پاکستان کی پہلی جمہوریت کا عزم حاصل کیا۔
- (14) 11 ستمبر 1948ء میں جب بلی پاکستان قلمدان عظیم کا انتقال ہوا تو ان کی وصیت کے مطابق مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے ان کی نماز جنازہ کی امانت فرمائی اور تدفین کے سارے مراحل سرانجام دیے۔
- (15) مارچ 1949ء میں پاکستان کی دستور ساز اسمبلی نے ”قرارداد مقاصد“ کے عنوان سے ایک قرارداد منظور کی تو اس میں اسلام کی بنیادی تعلیمات، اساسی احکامات اور اہم جزئیات کو آئین کا حصہ بنانے میں مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اور ان کے رفقاء نے کلر نے اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔

علامہ اقبال مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد تھے

مقالات اقبال



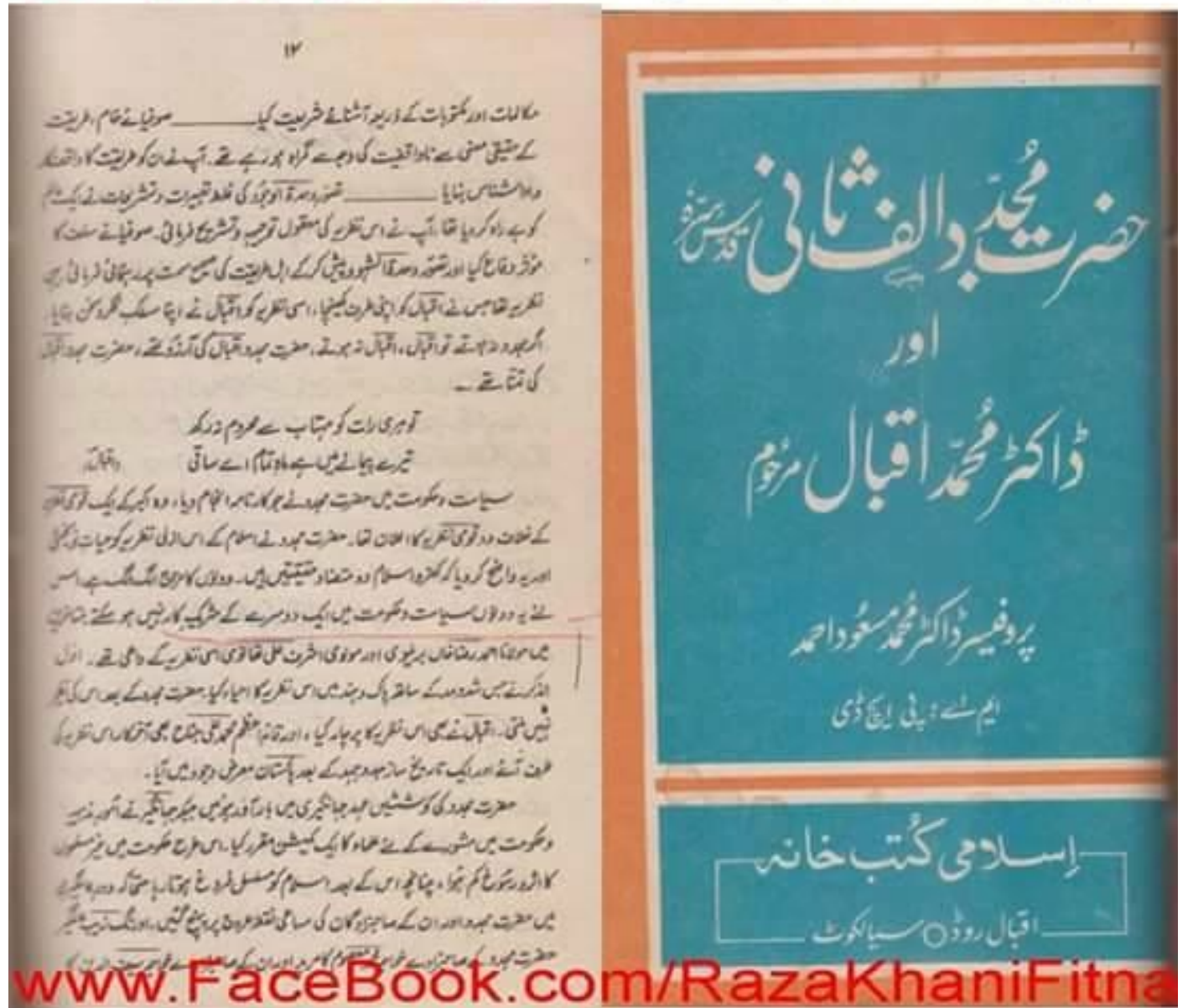
کی تفسیر ہے۔ اگر یاویل یہ ہوئی کہ اس مثنوی میں حلقہ کی تفسیر ہے اس واسطے یہ
یہ مثنوی قرآن ہے۔ حضرت میں نے مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کی مثنوی
کو میلا دی میں پڑھا ہے بار بار پڑھا ہے۔ آپ نے شاید اسے بکری کی حالت میں
پڑھا ہے کہ اس میں آپ کو وحدت الوجود نظر آتا ہے۔ مولانا اشرف علی صاحب
تھانوی سے پوچھتے وہ اس کی تفسیر کس طرح کرتے ہیں۔ میں اس بار سے میں انہی کا
تفسیر میں۔ باقی رہی وحدت الوجود کی تفسیر قرآن، سو اس کا نمونہ آپ کے مضمون
میں بہت کچھ ہے۔ میں انشاء اللہ آپ کو بتاؤں گا کہ قرآن شریف کی تفسیر کیا ہے
اور جن آیات سے آپ وحدت الوجود اور رہبانیت ثابت کرتے ہیں ان کا اصل
مضمون کیا ہے۔ زیر تصنیف مضمون میں انشاء اللہ یہ سب باتیں ہوں گی۔ میں ہند
کی گردن سے بدلا نہیں۔ ممکن ہے کہ آپ بدل گئے ہوں۔ امیر خسرو کی پیشین گوئی
خبر پر صادق نہیں آتی۔ حضرت سلطان الاولیاء کے مریدوں میں ایک میرے مہنام
میں تھے۔ امیر خسرو کا شعر غالباً ان کے لئے کہا گیا ہوگا۔

مضمون کا خاتمہ آپ نے مولانا اکبر دالہ آبادی کے معر پر کیا ہے یعنی
خود ہی نزل سے جھکے میں پکی تصدیق ہے

یہ میرا میں مذہب ہے اور میرے نزدیک میری مثنوی اسی معرہ کی ایک تفسیر
ہے اگر آپ کو معلوم ہو کہ یہ مولانا اکبر جی کا یہ معرہ ہے کون ہیں۔ یہ وہی مولانا
اکبر جی کا یہ شعر ہے۔

ان میں باقی ہے کہاں خالہ جاننا زکا رنگ
دل پر غالب ہے فقط حلقہ شیراز کا رنگ

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب دیوبندی ”دوقومی نظریہ“ کے داعی تھے۔ بریلوی ماہر رضویات و مسعود ملت پروفیسر مسعود احمد (حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال، ص 12 اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ) **بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی**



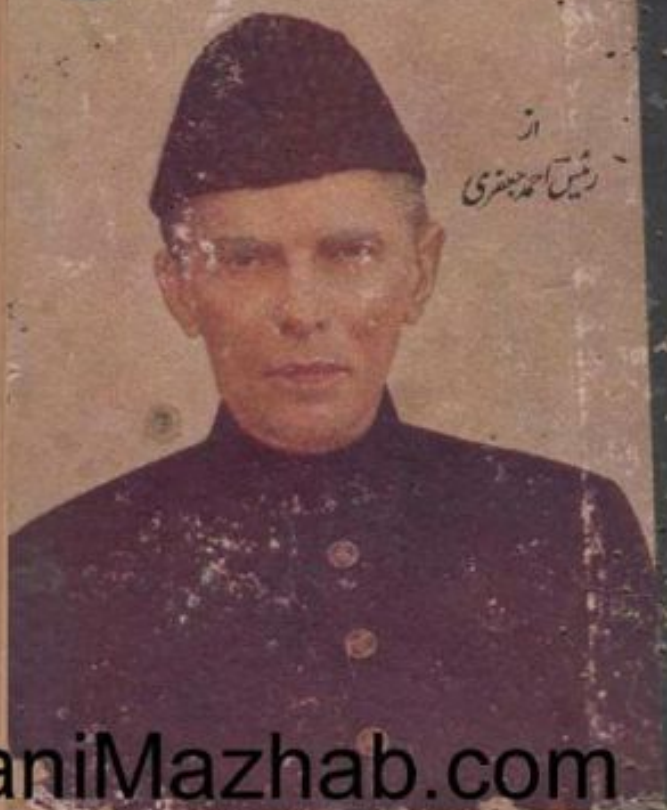
14 August ka Tohfa

قائد اعظم اور جمعیت علماء ہند

۱۹۳۶ء میں مسلمانوں کی مذہبی معاملات اور ان کے تحفظ کیلئے قائد اعظم نے سنی مسلمانوں کی طرف سے علمائے دیوبند کی سیاسی جماعت جمعیت علماء ہند کو نامزد کیا اور ان کی رائے کو خاص وقعت دینے کا کہا۔ بریلویوں کو گھاس بھی نہیں ڈالی۔ اب جو علمائے دیوبند پر بھونکے وہ یقیناً قائد اعظم کا باغی ہے۔ یاد رہے کہ اس کتاب کا حوالہ حنیف قریشی اور غلام مہر علی بریلوی نے بھی اپنی کتابوں میں دیا ہے

حیات محمد علی جناح

از
ریش اسد جعفری



۲۳۲

حقیقت یہ کہ جینا کا تمام سے شہرہ برتا ہے، جب تک مسلم لیگ خاص کے افسروں کا کھانا رہا، عوام اس سے گریز کرتے رہے، جب وہ عوام کے لئے آگے، عوام بھی اس کے چلنے لگے۔

اب ہندوستان کے چھوٹے سے چھوٹے قبیلوں، ہر بریلویوں، تمام چھوٹے چھوٹے شہروں میں مسلم لیگ کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں اور سرگرمی و ترقی دیکھ کر ہندوستان میں مسلمان بھوکے ہیں کہ یہ جماعت انہی کی بنائی ہوئی ہے، ہر دین، مذہب، لہجہ کی قومیت ہندوستان کے چھوٹے چھوٹے، اس کا یہ سامان زور، قوت، یہ وجہ، یہ سطوت، یہ جرات، اور یہ شوکت و طاقت رہیں منت ہے مسلمانوں ہی کے جذبہ و برکت کا، اب لیگ کا پیشہ دارم تمام مسلمانوں کا ہو چکا، یہاں سے وہی آواز بلند ہوگی، جو مسلمانوں کی آواز ہوگی، اس کے خلاف ہر آواز دبا دی جائے گی، نہیں کسی بھاگی نظر انداز کر دی جائے گی۔

پارلیمنٹری پروگرام آل انڈیا مسلم لیگ کونسل نے، ۱۲ مارچ ۱۹۳۶ء کو ایک قرارداد پر درپور مشر جناح کو کہا کہ وہ انڈیا لیگ کے تحت ہونے والے صوبائی مجلس انتخابی کے سلیڈ میں انتخابی دستاویز تیار کریں، اور شاخ کریں، ہرگز پارلیمنٹری پروگرام کی طرف سے مشر جناح نے حسب ذیل انتخابی دستاویز تیار کیا۔

۱) مسلمانوں کے مذہبی حقوق کی حفاظت خالص مذہبی امور میں جمیعت العلماء دہلیہ اور مجتہدین کرام کی رائے کو خاص وقعت دی جائے گی۔

۲) کشمیر، آندھرا، قراچین کی تفریق کی کرشمہ۔

۳) ان تمام قوانین کی مخالفت جو ہندوستان کے مفاد کے لئے ضروری ہیں اور ان کے سامنے کسی قانون پر اثر انداز ہونے کی گنجائش اقتصادی ضرورت کا دروازہ کھولیں۔

www.RazaKhaniMazhab.com

»دیوبند ایک ضرورت تھی۔ اس سے
مقصود تھا ایک روایت کا تسلسل وہ
روایت جس سے ہماری تعلیم کا رشتہ
ماضی سے قائم ہے«

(اقبال کے حضور ص ۲۹۳)





مولانا حسین احمد مدنی
علامہ اقبالؒ کی نظر میں



"میں ان (مولانا سید حسین احمد مدنی) کے احترام میں کسی اور
مسلمان سے پیچھے نہیں ہوں۔" (انوار اقبال ص ۱۶۷)

قائد اعظم اور مولانا اشرف علی تھانوی



صبح بخیر
☆☆☆
ڈاکٹر صفدر محمود

safdar.mehmood@janggroup.com.pk

(آخری قسط)

میں نے کل کے کالم میں لکھا تھا کہ قائد اعظم نے الگ وطن کا مطالبہ اس بنیاد پر کیا تھا کہ مسلمان ہر لحاظ سے ایک علیحدہ قوم ہیں اور ان کا مذہب، کلچر، تاریخ، معاشرت اور انداز فکر ہندوؤں سے بالکل مختلف ہے۔ ان کی 1934ء سے لے کر 1948ء تک کی تقاریر پڑھی جائیں تو ان پر قرآنی تعلیمات کا گہرا اثر نظر آتا ہے، پاکستانیوں کو تو نہ قائد اعظم کی مستند اور معیاری سوانح عمری لکھنے کی توفیق ہوئی ہے اور نہ ہی ان کی سیاسی فکر کا تجزیہ کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے لیکن ایک برطانوی شہری محترمہ سلیمہ نے "سیکولر جناح اینڈ پاکستان" نامی کتاب لکھ کر یہ حق ادا کر دیا ہے۔ اس کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں سلیمہ نے قرآنی آیات کے حوالے دے کر تحقیق اور عرق ریزی کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ جناح کے اکثر تصورات اور افکار قرآن حکیم سے ماخوذ تھے اور یہ کاؤس جی سے لے کر پروفیسر پرویز ہوڈ بھائی تک جتنے لکھاریوں نے انہیں سیکولر قرار دیا ہے وہ بددیانتی کے مرتکب ہوئے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی تحریروں کی بنیاد جنس منیری کی کتاب میں دی گئی قائد اعظم کی جس تقریر پر رکھی ہے وہ الفاظ قائد اعظم کے نہیں بلکہ جنس منیر مرحوم کے اپنے ہیں اور ان کی "انگریزی" بھی غلط ہے جو قائد اعظم کی نہیں ہو سکتی۔ وزیر آباد کے محمد شریف طوسی بنیادی طور پر مدرس تھے، انہوں نے انگریزی اخبارات میں پاکستان کے حق میں اسٹنہ مل اور زوردار مضامین لکھے کہ قائد اعظم نے متاثر ہو کر انہیں بھی بلایا اور چھ ماہ اپنے پاس رکھ کر ان سے "پاکستان اینڈ مسلم لٹریچر" اور "نیشنلزم کوٹلیکٹ ان اٹریا" جیسی معرکہ الاراء کتابیں انگریزی زبان میں لکھوائیں۔ طوسی صاحب نے اپنی چھ ماہ کے قیام کی یادداشتوں میں لکھا ہے کہ قائد اعظم ہر روز صبح علامہ یوسف علی کے قرآن حکیم کے انگریزی ترجمے کا مطالعہ کیا کرتے تھے اور سید امیر علی کی کتاب "سپرٹ آف اسلام" پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے شبلی نعمانی کی کتاب "الفاروق" کے انگریزی ترجمے کو بغور پڑھ رکھا تھا۔ یہ

ہوئی۔ اڑھائی گھنٹے کی اس ملاقات کے بعد قائد اعظم نے کہا کہ "میری سمجھ میں آ گیا ہے کہ اسلام میں سیاست سے مذہب الگ نہیں بلکہ مذہب کے تابع ہے" (بحوالہ روانیہ اور از مولانا شبیر علی تھانوی، صفحہ نمبر 7)۔ اس ملاقات میں مولانا شبیر علی تھانوی کے ساتھ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب بھی تھے جن کا ذکر قیام پاکستان کے بعد انہیں سازی اور علماء کے اتفاق رائے کے حوالے سے ملتا ہے۔ مختصر یہ کہ مولانا اشرف علی تھانوی کے نمائندے مئی 1947ء تک قائد اعظم سے ملتے رہے اور ان کی دینی تربیت کرتے رہے جس کے نتیجے کے طور پر قائد اعظم کا مولانا تھانوی کے گھرانے سے ایک پائیدار تعلق قائم ہو گیا۔ مولانا ظفر احمد عثمانی اپنی روانیہ اور میں لکھتے ہیں "ایک مجلس میں قائد اعظم سے کہا گیا کہ علماء کا گھر میں زیادہ ہیں اور مسلم لیگ میں کم۔ قائد اعظم نے فرمایا "تم کن کو علماء کہتے ہو؟" جواباً مولانا حسین احمد مدنی، مفتی کفایت اللہ اور مولانا ابوالکلام کا نام لیا گیا۔ قائد اعظم نے جواب دیا "مسلم لیگ کے ساتھ ایک بہت بڑا عالم ہے جس کا علم و تقدس و تقویٰ سب سے بھاری ہے اور وہ ہیں مولانا اشرف تھانوی جو چھوٹے سے قصبے میں رہتے ہیں مسلم لیگ کو ان کی حمایت کافی ہے۔"

یہی وہ پس منظر تھا جس میں قیام پاکستان کے وقت جب 15 اگست 1947ء کو پاکستان کے پرچم کی پہلی رسم کشائی ہوئی تو قائد اعظم خاص طور پر مولانا شبیر احمد عثمانی کو ساتھ لے کر گئے۔ مولانا شبیر احمد عثمانی نے تلاوت اور دعا کی اور پھر پاکستان کا جھنڈا اٹھرایا جسے پاکستانی فوج نے سلامی دی۔ یہ رسم کراچی میں پاکستان کے وفاقی دارالحکومت میں اوا کی گئی جبکہ مشرقی پاکستان کے صوبائی دارالحکومت ڈھاکہ میں مولانا شبیر احمد عثمانی کے بھائی اور مولانا اشرف تھانوی کے بھانجے مولانا ظفر احمد عثمانی نے پاکستان کا پرچم اٹھرایا۔

اس تحریر کا مقصد تو جوان مسل کو تحریک پاکستان کے ایک پہلو سے روشناس کرنا تھا جسے عام طور پر قابل ذکر نہیں کہا جاتا، اللہ بہتر جانتا ہے کہ میں اس مقصد میں کامیاب ہوا یا نہیں۔ نوٹ: بی بی وی پی پرکاشی پریسوں سے رفیق غوری ایک فکر انگیز پروگرام کر رہے ہیں جس کا عنوان ہے "جب پاکستان بن رہا تھا" اس پروگرام میں تحریک پاکستان کے کارکنوں کا انٹرویو کیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے اس پروگرام کو ایک دست دہری حیثیت حاصل ہے اور اس کے ذریعے تحریک پاکستان کا شعور پھیلا یا جا رہا ہے جو بڑی قومی خدمت ہے میری گزارش ہے کہ ایسے پروگراموں کی راہ میں روڑے نہ اٹکائے جائیں بلکہ ان کی حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ نوجوان نسل کو تحریک پاکستان کے محرکات کا ادراک حاصل ہو۔

ترجمہ مولانا ظفر علی خان نے کیا تھا۔ ان کی لائبریری میں سیرت نبوی، اسلامی تاریخ اور قرآن حکیم کے تراجم پر بہت سی کتابیں موجود تھیں جو ان کے زیر مطالعہ رہتی تھیں۔

میں ذکر کر چکا ہوں کہ جب حکیم الامت مولانا اشرف تھانوی نے محسوس کیا کہ انگریزوں کی رخصتی کے بعد اقتدار مغربی تعلیم یافتہ لیڈران کو ملے گا تو انہوں نے ان کی مذہبی تربیت کا پروگرام بنایا اور اس ضمن میں قائد اعظم محمد علی جناح سے ملاقات کے لئے ایک وفد ترتیب دیا جس کے سربراہ مولانا مرتضیٰ حسن تھے اور اس وفد میں مولانا شبیر علی تھانوی، مولانا عبدالجبار، مولانا عبدالغنی، مولانا معظم حسین اور مولانا ظفر احمد عثمانی شامل تھے۔ مولانا شبیر احمد عثمانی اور مولانا ظفر احمد عثمانی کے بھائی اور مولانا اشرف تھانوی کے بھانجے تھے جبکہ مولانا شبیر علی تھانوی مولانا اشرف تھانوی کے بیٹے تھے۔ دسمبر 1938ء میں مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس پٹنہ میں ہوا تھا۔ مولانا شبیر احمد عثمانی والدہ کی علالت کے سبب جانے سکے چنانچہ دوسرے حضرات وفد کی صورت میں پٹنہ پہنچے۔

نواب اسماعیل خان کے ذریعے قائد اعظم سے رابطہ ہو چکا تھا۔ پٹنہ میں نوابزادہ لیاقت علی خان کے ذریعے قائد اعظم سے پٹنہ جلسہ عام سے پہلے کا وقت مانگا گیا کیونکہ علماء قائد اعظم سے ملے بغیر مسلم لیگ کے اجلاس میں شامل نہیں ہونا چاہتے تھے۔ 25 دسمبر 1938ء کو شام پانچ بجے یہ وفد قائد اعظم سے ملا۔ ملاقات ایک گھنٹہ جاری رہی جس کی تفصیل مولانا شبیر علی تھانوی کی روایت اذ میں موجود ہے اور اس کا ذکر منشی عبدالرحمن کی کتاب کے صفحات 61-62 میں بھی ملتا ہے۔ وفد کے تاثرات ان الفاظ میں جھلکتے ہیں "ہم ان کے (قائد اعظم) کے جوابات سے متاثر ہوئے۔ ان کے کسی دینی عمل کی کوئی کمی کے حلقہ عرض کیا گیا تو بغیر تاویل و حجت اپنی کوتاہی کو تسلیم کیا اور آئندہ اصلاح کا بھی وعدہ کیا۔ یہ صرف حضرت تھانوی کا روحانی فیض کا سر کر رہا تھا ورنہ جناح صاحب کسی بڑے سے بڑے کا اثر بھی قبول نہ کرتے تھے۔" تفصیل اس ملاقات کی دلچسپ اور فکر انگیز ہے جس میں قائد اعظم نے کہا "میں گناہگار ہوں۔ وعدہ کرتا ہوں، آئندہ نماز پڑھا کروں گا" (بحوالہ منشی عبدالرحمن صفحہ 26) چنانچہ اس وفد نے پٹنہ میں مسلم لیگ کے سالانہ جلسے میں شرکت کی جہاں مولانا اشرف تھانوی کا تاریخی بیان پڑھا گیا۔ اس کے ذریعے ارباب وادکان مسلم لیگ کو اسلامی شعائر کی پابندی کی تلقین کی گئی تھی۔ دوسری ملاقات 12 فروری 1939ء کو دہلی میں شام سات بجے

حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب فرماتے ہیں

جہاں تک تحریک پاکستان کی مخالفت کرنے والے علماء کرام اور دینی جماعتوں کا تعلق ہے، تاریخ اپنے حقائق کی پریتیں ایک ایک کر کے کھولتی جا رہی ہے اور چھ عشروں کے بعد آج کی نسل کو یہ اندازہ لگانے میں کوئی دشواری نہیں رہی کہ مخالفین نے مخالفت کیوں کی تھی؟ اور پاکستان میں تحریک پاکستان کے قائدین کے ان وعدوں کی کہاں تک پاسداری کی جا رہی ہے جو انہوں نے برصغیر کے مسلمانوں سے کیے تھے، اور مخالفت کرنے والوں کے خدشات میں سے کونسی بات ایسی ہے جو پوری نہیں ہوئی۔

(روزنامہ اسلام۔ 26 اکتوبر 2012ء)



اقبال کونہ ہی قوم سمجھ
سکی اور نہ ہی انگریز، اگر
قوم سمجھ لیتی تو آج غلام
نہ ہوتی اور اگر انگریز
سمجھ لیتا تو آج اقبال بستر
مرگ پر نہ مرتا بلکہ تختہ
دار پر لٹکایا جاتا۔

مولانا عطاء اللہ

شاہ بخاری



14 اگست کے دن پرچم کشائی سب سے پہلے اپنے دور کے بڑے
عالم محدث مفسر قرآن مولانا شبیر احمد عثمانی حنفی دیوبند نے
کیا اور قائد اعظم کی وصیت کے مطابق
قائد اعظم کا جنازہ علامہ شبیر احمد عثمانی
نے پڑھایا اور تدفین میں شریک رہے

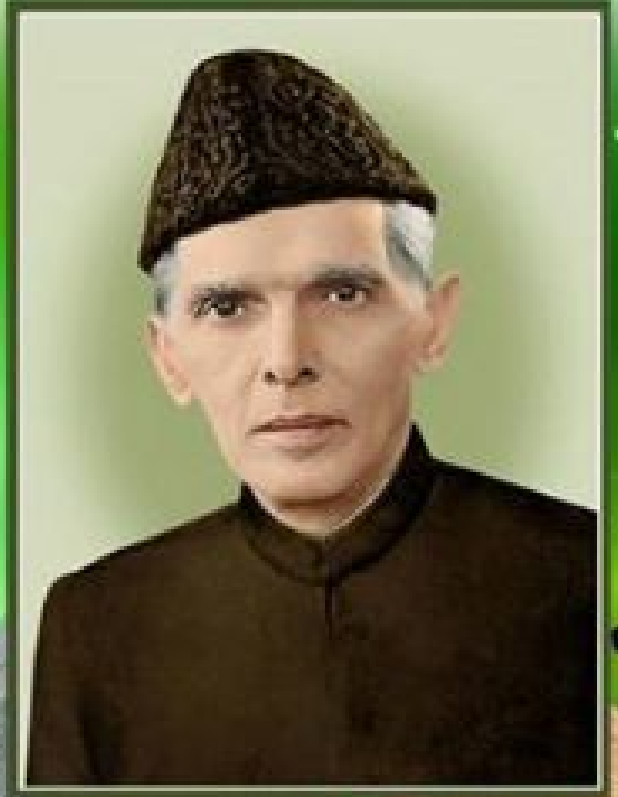
سلام علماء دیوبند

دیوبند نے اسلام کا پرچم دنیا میں لہرایا ہے

www.Facebook.com/LashkarDeoband

قلنداعظم محمد علی جناحؒ اور حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

قلنداعظم محمد علی جناح صاحب حضرت حکیم الامت
تھانویؒ کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ :
مسلم لیگ کے ساتھ ایک بہت بڑا عالم ہے جس کا علم و
تقدس اگر ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے میں
تمام علماء کا علم و تقدس و تقویٰ رکھا جائے تو جس کا پلڑا
بھاری ہوگا اور وہ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ
اللہ علیہ سرپرست دیرالعلوم دیوبند ہیں ۔
(تحریک پاکستان ص 110)



علمائے دیوبند کا تحریک پاکستان کیلئے شاندار خدمات۔ غیر جانبدار شہادت

[illegible][illegible][illegible]

KhaniMazh

[illegible][illegible]

انصار اسلام، مجلس
 جماعت ۱۹۸۲ء کی رنگ آمیزی کے بعد، جہانگیر
 دہلوی صاحب کی کتاب کے چھاپے کی
 کوشش کے بعد ان دنوں پرنٹنگ گھر کا کام
 میں انوار کلاش، جی انوار سجاد، انعام آبادی

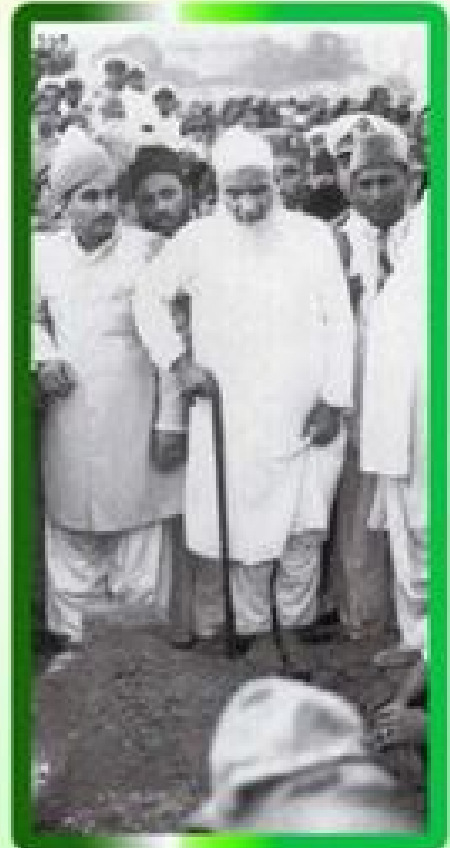
www.RazaK

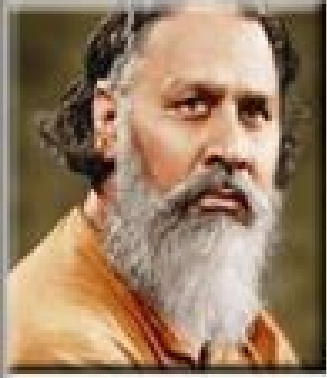
اساتذہ کرام! یہاں پر آپ کی دعا کی ضرورت ہے۔ آمین

[illegible][illegible][illegible]

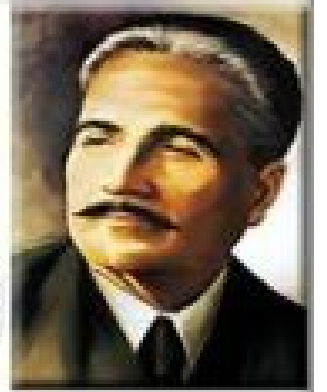
قلند اعظم محمد علی جناح کی نمازِ جنازہ

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے بھانجے حضرت علامہ
شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک پاکستان اور مسلمانوں کیلئے
مخلصانہ کوششوں اور ان کے تقویٰ کو دیکھ کر ہی قلند اعظم نے
وصیت کی تھی کہ
میرا جنازہ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ پڑھائے





علامہ اقبالؒ کی نظر میں میں
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا مرتبہ

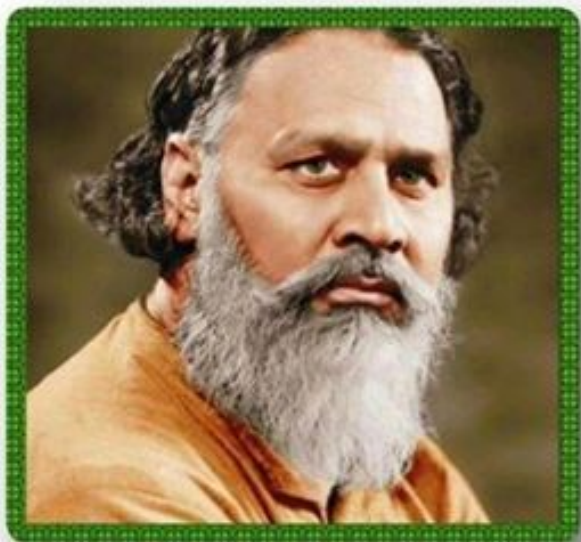


”سید عطاء اللہ شاہ بخاری اسلام کی چلتی پھرتی تلوار ہیں“۔

(بحوالہ ہفت روزہ چٹان لاہور سالنامہ: 1963: ص 17)

www.facebook.com/LashkarDeoband

پاکستان کے بارے میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی آخری رائے



حضرت بخاریؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ:
میری آخری رائے اب یہی ہے کہ ہر
مسلمان کو پاکستان کی فلاح و بہبود کی راہیں
سوچنی چاہیے اور اس کیلئے عملی اقدام اٹھانا
چاہئے۔ مجلس احرار کو ہر نیک کام میں
حکومت پاکستان کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے۔

(حیات امیر شریعت ص 309)

